Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 02, April - June 2025, **PP**: 74-92
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم: شرعی اور بین الاقوامی قانون کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Review of Islamic and International Law on the Veneration of Divine Books and Sacred Sites

1. Sibgha Fatima sibghafatima03@gmail.com	*M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, BWN Campus.*
2. Dr. Mahmood Ahmad mahmoodahmad.ist@iub.edu.pk	*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, BWN Campus.*

How to Cite: Sibgha Fatima and Dr. Mahmood Ahmad. 2025: "A Comparative Review of Islamic and International Law on the Veneration of Divine Books and Sacred Sites". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (02): 74-92.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
15-05-2025	22-06-2025	30-06-2025

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE *of Social Sciences Research & Development*

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم: شرعی اور بین الاقوامی قانون کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Review of Islamic and International Law on the Veneration of Divine Books and Sacred Sites

1. **Sibgha Fatima**
   M.Phil Scholar,
   Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, BWN Campus.
   sibghafatima03@gmail.com

2. **Dr. Mahmood Ahmad**
   Assistant Professor,
   Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, BWN Campus.
   mahmoodahmad.ist@iub.edu.pk

Abstract

Religion holds the same significance in human life as the soul does for the body. Every major religion primarily revolves around two essential elements: worship and beliefs. All religions are rooted in reverence, and showing respect for sacred beliefs is considered essential across faith traditions. The glorification (*taʿẓīm*) of revealed scriptures and holy books is so important that even in a state of war, the Qur'ān emphasized protecting their sanctity. Islam strictly forbids the desecration of any religion. Followers of any religion maintain a strong emotional and spiritual bond with their religious sanctities (*muqaddasāt*), and respecting these is a universal religious value. The previous divine laws, including those found in Judaism and Christianity, contain guidance regarding the interpretation (*tafsīr*) of revealed scriptures. Similarly, Islamic *Sharīʿah* places great importance on the respect for these texts. Islam is a religion of peace, mutual respect, and harmony. It teaches Muslims to honor not only their own religious symbols but also those of other faiths. In contrast, some Western societies have misused the concept of freedom of religion and expression, crossing boundaries by insulting sacred figures, mocking religious sentiments, and publishing blasphemous content. While they label this behavior as "freedom of speech," they are often unwilling to tolerate similar speech about their own sensitive issues—such as criticism related to the Holocaust. Islamic law (*Sharīʿah*) guarantees true freedom of religion. It commands Muslims to respect all revealed books, prophets (*Anbiyāʾ*), sacred places (*amākin muqaddasah*), and houses of worship. It promotes interfaith harmony and prohibits Muslims from allowing personal disputes to lead to the desecration of others' sanctities. Anyone who insults the books of Allah or religious symbols faces condemnation and both worldly and eternal consequences in Islam. On the other hand, international law, though it recognizes freedom of religion and belief, often limits these rights when it comes to freedom of expression. This imbalance enables acts of desecration—such as blasphemous cartoons, Qur'ān burnings, and insults against the Prophet Muhammad ﷺ, the Companions (*Ṣaḥābah*), and the Mothers of the Believers (*Ummahāt al-Muʾminīn*)—to occur under legal protection. Thus, the limited scope of international law in addressing such issues highlights the need for a more balanced and respectful global legal approach toward religious sanctities.

Keywords: *Religious Sanctities, Holy Scriptures, Freedom of Religion, Shariah Law, International Blasphemy Law.*

تمہید

مذہب بنی نوع انسان کی فطری ضرورت ہے۔ انسان آغازِ آفرینش سے ہی نادیدہ ہستی کو اپنے خالق کے طور پر تسلیم کرتا اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ الہامی کتب و مقدسات اسی خالق کے احکامات پر مبنی ہیں جن کی تکریم و تعظیم ہر ایک کے لئے لازمی ہے۔ لفظ "مقدسات"[1] مقدسہ کی جمع ہے جس کے معنی پاک اور بابرکت کے ہیں۔ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم و تعظیم کسی ایک مذہب تک محدود نہیں۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں چاہے وہ الہامی ہوں یا غیر الہامی ہر مذہب کی کتب، ان کی مقدسات اور ان کی مقدس ہستیوں کی تعظیم و تکریم کو وہی حیثیت حاصل ہے جن کی تحقیر و توہین کی اجازت کسی صورت بھی ممکن نہیں۔ دنیا میں کہیں بھی الہامی کتب کی توہین یا ان کو نذرِ آتش کرنے کا واقعہ پیش آجائے تو پوری دنیا بد امنی اور انتشار کا شکار نظر آتی ہے۔ اکیسویں صدی سے آج تک ہر سال یا ہر چھ ماہ میں کوئی ایک واقعہ ایسا ضرور رونما ہوتا ہے جو کہ ان الہامی کتب و مقدسات کی توہین اور خاص طور پر قرآن کی حرمت سے متعلق ہوتا ہے، جس پر عالمِ اسلام کے لوگوں کو سوچنے اور اس کے خلاف ایسی کارروائی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ ایسے حالات پیدا نہ ہو سکیں۔

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے حوالے سے بین الاقوامی قانون میں مذہبی عقائد، مذہبی اجتماعات کی بے حرمتی، عبادت گاہوں کی توہین کے قوانین، بلاس فیمی لاء، مذہبی عقائد و مقدسات کی توہین، مذہب عیسائیت، یسوع مسیح اور کتاب انجیل کی تکریم نہ کرنے سے متعلق ہیں اور جو کوئی اشتعال انگیزی کو پھیلاتا، ضمیر کی آزادی پر قدغن لگاتا ہے یا مذہب مسیح کے خلاف جارحانہ رویہ اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے بھاری جرمانے اور قید کی سزا ہے۔ لیکن یہ مذہب اسلام اور اس کی مقدسات کے تحفظ و تکریم کو بیان نہیں کرتے اور اکثریتی مذہب کے شعائر کے تقدس و تحفظ کی ضمانت دیتے ہیں۔ جبکہ مسلم ممالک میں تمام الہامی مذاہب کی کتب و مقدسات کی تکریم پر قوانین موجود ہے اور یہ شریعتِ اسلامیہ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ یہ ممالک مکمل مذہبی تحفظ فراہم کرتے ہیں اور ان ممالک میں موجود اقلیتی اقوام کو بھی تمام مذہبی حقوق حاصل اور اپنے عقائد و عبادات میں آزاد ہیں۔ مسلم ممالک میں موجود قانون مذہبی تقدس کو پامال کرنے، قرآن کریم کی بے حرمتی، گستاخی انبیاء، مذہبی رسومات و عبادات میں رکاوٹ ڈالنے، مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے افراد کے لیے سخت سزائیں "قید، سزائے موت یا بھاری جرمانے" تجویز کرتے ہوئے اس کو نافذ کرتا ہے اور الہامی کتب و مقدسات کی تقدیس کو برقرار رکھنے کے حوالے سے قوانین مرتب کرتا ہے۔

شرعی قانون میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم

شریعت میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے قوانین موجود ہیں۔ تمام الہامی مذاہب میں ان کے مذہب اور دوسرے مذاہب کی مقدسات کی تکریم و تعظیم کی تلقین فرمائی جاتی ہے۔ تورات، زبور، انجیل یعنی بائبل میں آیات درج ہیں جن میں ان کے احترام و تقدس پر زور دیا جاتا ہے اور اسلامی تعلیمات یعنی قرآن و حدیث، عملِ صحابہ و خلفائے راشدین میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کا تصور نمایاں ہیں اور کسی کو اجازت نہیں کہ ان کے تقدس کو پامال کرے۔ جو کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے شریعت میں سخت سزائیں مقرر ہیں۔ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم واحترام کے شرعی قانون کے مطالعہ سے اس کے کچھ خصائص سامنے آتے ہیں جو کہ ذیل میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ شرعی قانون کی وضاحت کی جاسکے۔

آزادئ مذہب کا حق

ہر مذہب کے پیروکار خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہبی گروہ سے ہو، اپنے مذہب اور اس کے شعائر مقدسہ کے احترام کا لازم مانتے

ہیں، جس پر ان کے مذہب کی بنیاد استوار ہے۔ اسلام وہ دین ہے جو امن و سلامتی پر کاربند اور اس کی تعلیمات کسی ایک انسان کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے ہیں۔ اسلام دوسرے حقوق کے ساتھ ساتھ مذہبی آزادی کا حق بھی دیتا ہے۔ نصوص سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان کا دل جس عقیدہ پر مطمئن ہو اس کو منتخب کرنے کی مکمل آزادی دی جائے گی پھر چاہے وہ ایمان اور کفر میں سے جس پر مطمئن ہو، جیسا کہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا [2]

اور اعلان کر دیجئے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔

مذہب کے معاملے میں کسی پر کوئی زور زبردستی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اسلام اس کی اجازت دیتا ہے اور کسی کے عقیدہ کی بنیاد پر اس کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ مذہبی آزادی کے بارے میں قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ [3]

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔

مذہب و عقیدہ کی آزادی انسانی حقوق میں سب سے اہم ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو بھی یہی ہدایت کی کہ حق اور بھلائی کا راستہ واضح ہونے کے بعد اس شخص کو اس کے عقیدہ کا انتخاب کرنے کی آزادی فراہم کی جائے۔ مذہبی آزادی کا حق سب سے پہلے اسلام نے پیش کیا اور کسی بھی انسان کو مجبور نہیں کیا گیا کہ وہ مذہب اسلام کی پیروی کریں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی لوگوں کو صرف راہ راست کی طرف رہنمائی کی اور اس دور کے یہودی و عیسائی سب کو اپنے مذہب میں مکمل آزادی حاصل تھی۔

مذہبی شعائر کا احترام

الہامی مذاہب میں مذہبی شعائر کا احترام لازم سمجھا جاتا ہے جس طرح اسلام میں شعائر و مقدسات کی تکریم کرنے سے متعلق تعلیمات موجود ہیں اسی طرح شریعت سابقہ میں بھی ان مذاہب کے شعائر و مقدسات کی تکریم و تعظیم لازم ہے۔ شعائر مقدسہ کی حرمت و تکریم کو مجروح کرنے پر الہامی کتب میں سخت سزائیں مقرر ہیں۔ قرآن حکیم میں دوسرے مذاہب کے مذہبی شعائر کی تکریم کی تلقین کی گئی اور مسلمانوں کو دیگر مذاہب کی مقدسات و شعائر کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کی گئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [4]

اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ شعائر اللہ کی تکریم و تعظیم کا ذکر قرآن میں کیا گیا تا کہ اس کے تقدس کو برقرار رکھا جاسکے اور اللہ کے شعائر کی تعظیم و احترام وہی کرتا ہے جس کے دل میں خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیزگاری موجود ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَي الْقُلُوْبِ [5]

یہ سن لیا اب اور سنو! اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے یہ اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے۔

الہامی کتب کا احترام

الہامی کتب کا احترام ہر مذہب میں ضروری ہے۔ شریعت سابقہ میں بھی خدا کے کلام کے تقدس کو برقرار رکھنے یعنی اس کا احترام کرنے کی تلقین فرمائی گئی۔ تورات کی کتاب "استثناء" میں مذکور ہے:

جو احکام میں تمہیں سکھاتا ہوں ان میں نہ کسی بات کا اضافہ کرو اور نہ ان میں سے کوئی بات نکالو رب اپنے خدا کے تمام احکام پر عمل کرو جو میں نے تمہیں دیئے ہیں۔[6]

کتاب انجیل میں بھی خدا کے کلام کی عظمت کا تذکرہ موجود ہے۔"انجیل متی" میں ہے:

میں تم کو سچ بتاتا ہوں جب تک آسمان وزمین قائم رہیں گے تب تک شریعت بھی قائم رہے گی نہ اس کا کوئی حرف، نہ اس کی کوئی زیر یا زبر منسوخ ہو گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔[7]

شرائع سابقہ کی تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ الہامی کتب کا احترام ہر قوم کے لئے لازم ہے۔شریعت اسلامیہ کی تعلیمات پر غور کریں تو اس میں قرآن اور سابقہ الہامی کتب کی تعظیم کا تذکرہ بھی ہے۔یہ وہ مذہب ہے جس میں انسان کا ایمان تب تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام الہامی کتب پر ایمان نہ لے آئے، جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣلَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ[8]

رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مؤمن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

الہامی کتب پر ایمان لانے اور اس کے احترام کا خیال کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے کلام کا انکار کرنے یا اس کی بے حرمتی کرنے کی شریعت اسلامیہ میں سخت ممانعت کی گئی ہے۔ارشاد ربانی ہے:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰي نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ[9]

اور ان لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنا واجب تھی ویسی قدر نہ کی جبکہ یوں کہہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی آپ یہ کہئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لئے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے ان متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کرتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جن کو تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے نازل فرمایا ہے پھر ان کو ان کے خرافات میں کھیلتے رہنے دیجئے۔

نبی کریم ﷺ نے بھی الہامی کتب کے احترام کی تلقین فرمائی اور آپ ﷺ نے خود بھی الہامی کتب کی تکریم کی جس سے متعلق کتب حدیث میں ایک واقعہ ملتا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس چند یہودی آئے اور آپ ﷺ کو مدینہ منورہ میں "قف" نامی ایک جگہ پر لے گئے۔انہوں نے ایک عورت کے زنا کا مسئلہ سامنے رکھا اور اس کا فیصلہ نبی کریم ﷺ نے تورات سے کرنے کے لئے تورات لانے کا حکم دیا اور جب ان کے سامنے تورات آگئی تو جس تکیہ پر آپ ﷺ تشریف فرما تھے اس پر تورات کو رکھا۔[10] آپ ﷺ کا یہ عمل تورات کی عظمت و احترام کو واضح کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن کی تکریم و تعظیم کا ذکر بھی حدیث نبوی ﷺ میں مذکور ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کو سب سے افضل قرار دیا اور اس کی بے حرمتی کی ممانعت کی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

القرآن أفضل من كل شيء فَمَنْ وَقَرَ الْقُرْآنَ فَقَدْ وَقَرَ اللَّهَ وَمَنْ اسْتَخفَ بِالْقُرْآنِ اسْتَخفَّ بِحَقِّ اللهِ تَعَالَى حَمَلَهُ الْقُرْآنِ هُمُ الْمَحْفُوفُونَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ الْمُعَظِمُونَ كَلَامَ الله الملبسون نور الله فمن والهم فقد والى الله وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدِ اسْتَخف بحق الله تعالى[11]

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل چیز ہے جس نے قرآن کریم کی توقیر اور عزت واحترام کا پاس رکھا اللہ اس کی توقیر کریں گے اور جس نے قرآن کریم کو اچھا نہ جانا اور اسکی توہین کی تو اس نے اللہ کے حق کی توہین۔ قرآن کریم کے حاملین اللہ کی رحمت میں ہیں اور وہ کلام اللہ کی تعظیم کرتے ہیں اور اللہ کے نور کا لباس پہنے ہوئے ہیں، لہٰذا جس شخص نے ان لوگوں کو اپنا دوست بنا رکھا تو اس نے اللہ کو دوست بنالیا اور جس نے ان کے ساتھ دشمنی کی تو اس نے اللہ کے حق کی توہین کی۔

قرآن کریم اور باقی الہامی کتب کی تکریم و تعظیم ہر مسلمان پر لازم قرار دی گئی، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مصحف قرآن کو دشمنوں کے علاقہ میں لے کر جانے کی ممانعت فرمائی تا کہ وہ اس کی بے حرمتی کے مرتکب نہ ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ[12]

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اس خوف کی بناپر کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے گا دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید کو ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے۔

انبیاء علیہم السلام اور مقدس شخصیات کی تکریم

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں جن کے ذریعے انسانوں کی رہنمائی کی گئی اور انہیں فلاح کا راستہ بتایا گیا۔ ان کے ذریعے ہی اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی گئی۔ انبیاء کرام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر نبی آخر الزماں خاتم النبیّن محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ ان کی تکریم و تعظیم کا تصور ازل سے موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت کو واضح کرنے کے لئے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا جس کا ذکر قرآن حکیم میں ان الفاظ میں کیا گیا:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ[13]

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں "خلیل اللہ" کہہ کر پکارا، ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭوَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا[14]

باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے؟ جو اپنے کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو وہ بھی نیکو کار ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو اور ابرہیم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی تکریم و تعظیم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو تلقین فرمائی کہ دین کے معاملے میں نبی کریم ﷺ کی مدد فرمانا اور آپ کی عظمت و تقدس کو برقرار رکھنا لازم ہے، تا کہ کوئی بھی نبی کریم ﷺ کی حرمت کو پامال نہ کر سکے۔ شریعت اسلامیہ جہاں انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و تقدیس کی تلقین کرتی ہے وہاں یہ بھی واضح کرتی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی

بے حرمتی کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے اور جو کوئی ایسا کرے گا اس کے لئے سخت سزا ہے۔ شریعت میں نبی کریم ﷺ کی ذات سب سے برتر و معتبر ہے اور آپ ﷺ کی بے حرمتی کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں سزا کی وعید سنائی جس کی واضح دلیل ابو لہب ہے جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ وَمَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ[15]

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (خود) ہلاک ہو گیا۔ نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔ وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کی تکریم صرف آپ ﷺ کے دور تک ہی نہ تھی بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور خلفاء اربعہ اور آج کے دور میں بھی نبی کریم ﷺ کی تکریم و تعظیم کرنے کو لازم قرار دیا جاتا ہے۔ حضرت مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ "جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا برا بھلا کہتا ہے تو اس نے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور ایسا کرنے والا ارتداد کا مرتکب ہوتا ہے اور ایسے شخص کو چاہیے کہ توبہ کرے اگر وہ رجوع نہ کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے اور جو بھی معاہد اللہ تعالیٰ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے تو اس نے نقضِ عہد کیا لہٰذا اس کو قتل کر دو۔[16]

مذہبی عبادت گاہوں اور مقدس مقامات کا احترام

مذہبی عبادت گاہوں کی تکریم و تعظیم کا تصور شریعت میں موجود ہے اور صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ہر مذہب کی عبادت گاہوں اور مقدس مقامات کے تقدس کو برقرار رکھنا لازم قرار دیا گیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا کہ خانقاہیں، کلیسا، مساجد اور عبادت گاہوں کو مسمار نہ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ[17]

یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بھی مذہبی عبادت گاہوں کی تکریم و تقدیس کو قائم رکھنے کی تلقین فرمائی اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب بھی کسی علاقے کو فتح کرنے کی غرض سے جاتے تو آپ ﷺ ان کو غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کے احترام کی تلقین فرماتے۔ اس کا ذکر حدیث نبوی ﷺ میں یوں بیان ہوا:

وَلَا تَحْرِقُوا كَنِيسَةً وَلَا تَعْقِرُوا نَخْلًا[18]

یعنی کوئی کنیسہ جلاؤ نہ کوئی درخت کاٹو۔

اہل نجران کے ساتھ جب نبی کریم ﷺ کا معاہدہ طے پایا تو آپ ﷺ نے نجران کے نصاریٰ اور دیگر مذاہب کو مکمل آزادی دی۔ ان کے گرجا گھروں، عبادت خانوں اور خانقاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری نبی کریم ﷺ نے خود لی جس کا ذکر "الطبقات الکبریٰ" میں موجود ہے:

ولنجران وحاشيتهم جوارالله وذمة محمد النبي رسول الله على انفسهم وملتهم و ارضهم و اموالهم و غائبهم و شاهدهم و بيعهم و صلواتهم لايغيروا اسقفا عن اسقفيته ولا راهبا عن رهبانية ولا واقفا عن وقفانيته وكل ما تحت ايديهم من قليل اوكثير[19]

نجران اور ان کے حلیفوں کو اللہ اور اُس کے رسول محمد ﷺ کی پناہ حاصل ہے ان کی جانیں، ان کی شریعت، زمین، اموال، حاضر و غائب اشخاص، ان کی عبادت گاہوں اور ان کے گرجاگھروں کی حفاظت کی جائے گی۔ کسی پادری کو اس کے مذہبی مرتبے، کسی راہب کو اس کی رہبانیت اور کسی صاحب منصب کو اس کے منصب سے ہٹایا نہیں جائے گا اور ان کی زیر ملکیت ہر چیز کی حفاظت کی جائے گی۔

توہین الہامی کتب و مقدسات کی مذمت

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم نہ کرنا توہین میں شامل ہے۔ اسلام وہ دین ہے جس نے نہ صرف اپنے مذہب کی مقدسات کے تقدس کا خیال رکھنے کی تلقین فرمائی بلکہ دیگر الہامی مذاہب کی کتب و مقدسات کے احترام پر زور دیا۔ قرآن میں الہامی کتب و مقدسات و شعائر کی حرمت کو پامال کرنے والے کے عمل کو کفر کے مترادف قرار دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ[20]

اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں۔ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کر لیں تو کچھ کو ان کے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے الہامی کتب و مقدسات کی تکریم نہ کرنے کی مذمت فرمائی گئی اور جو کوئی انبیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے تقدس کو کوئی بھی شخص پامال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے دردناک عذاب کی سزا سنائی گئی جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ[21]

ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذاء دیتے ہیں اور کہتے ہیں کان کا کچا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لئے ہیں وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لئے رحمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جو لوگ ایذاء دیتے ہیں ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔

نبی کریم ﷺ کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کہا اور جو کوئی اللہ کے نبی ﷺ کی تعظیم نہیں کرتا اور اس کے تقدس کو پامال کرتا ہے تو ایسے عمل کا مرتکب معافی کے قابل نہیں ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر وعید سنائی گئی۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں بھی اگر کوئی بے حرمتی کا مرتکب ہوتا تو اسے بھی سخت سزا دی جاتی۔ کعب بن اشرف یہودی جو کہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے ہجو کہتا تھا تو آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔[22] معلوم ہوا کہ الہامی کتب و مقدسات کی توہین کسی بھی صورت میں قابلِ قبول نہیں اور نہ ہی شریعت اس کی اجازت دیتی ہے۔ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم و تعظیم کے اصول و ضوابط اللہ نے مقرر کیے ہیں اور جو کوئی بھی ان کی خلاف ورزی کرتا ہے یعنی توہین الہامی شعائر و مقدسات کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے لئے شریعت میں سزا مقرر ہے۔

توہین الہامی کتب و مقدسات پر سزا کا تعین

الہامی کتب و مقدسات کی توہین کے متعلق اسلام میں سخت سزاؤں کا تعین کیا جاتا ہے کیونکہ یہ عمل ایک سنگین جرم تصور کیا جاتا ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات، انبیاء کرام علیہم السلام یا الہامی کتب کی بے حرمتی کرتا ہے یا اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے جو کہ توہین میں ہی داخل ہے تو اس کے لئے سخت سزا ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں تو اس کے لیے ذلت آمیز عذاب اور دنیا و آخرت دونوں میں اللہ کی طرف سے لعنت اور پھٹکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ[23]

یہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

مذہبی جذبات اور ذاتی مفادات پر قابو

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے مذہبی جذبات کو قابو میں رکھے، کسی معاملہ میں رائے دینا چاہے تو اس کے لیے اعتدال کا راستہ اور حکمت کو ملحوظِ خاطر رکھے تاکہ کسی دوسرے مذہب کی بے حرمتی نہ ہو یا اس مذہب کے پیروکاروں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے کہ "ان کے معبودوں کو برا نہ کہو" وہ بھی دشمنی میں ویسا رویہ اختیار کریں گے۔ جس طرح اسلامی عقائد و مقدسات کا احترام ضروری ہے اسی طرح دوسرے مذاہب کی مقدسات و عقائد کا احترام بھی ضروری ہے۔ اس لیے اپنے مذہبی جذبات پر قابو رکھنا ہر ایک پر لازم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے لئے ذاتی مفادات کی خاطر کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح نہیں کرنا چاہیے۔ شرعی تعلیمات میں اس سلسلے میں انصاف کو قائم کرنے کی تلقین فرمائی گئی تاکہ کسی قوم یا کسی شخص کے ساتھ ذاتی دشمنی و مفادات کی بناء پر اس کی کتب و مقدسات کی حرمت و تقدس کو پامال نہ کیا جائے۔

اسلام جنگ و جدل میں بھی مذہبی جذبات میں اعتدال اور اخلاقی اصولوں کی پابندی کا حکم دیتا ہے اور دوسرے مذاہب کی مقدسات کو نقصان پہنچانے سے گریز کرنے کا حکم دیتا ہے۔ انہی تعلیمات کا اثر تھا کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کافر کو پچھاڑنے کے بعد محض اس کے تھوکنے پر اسے قتل کرنے سے گریز کیا تاکہ اس کے قتل کرنے میں ذاتی مفاد و خواہش شامل نہ ہو جائے اور یہی عمل اس کے اسلام قبول کرنے کا سبب بن گیا۔[24] اسلام وہ دین ہے جس میں انتہا پسندی کا جواب اعتدال و توازن سے، برائی کا اچھائی سے، نفرت کا محبت سے، گالیوں کا دعاؤں سے، جوش و جذبات کا حکمت سے دینے کی تعلیم دیتا ہے تاکہ مذہبی جذبات اور ذاتی مفادات ان میں حائل نہ ہوں اور تکریم و تعظیم کا پہلو ملحوظِ خاطر رہے۔

بین المذاہب رواداری

اسلامی قوانین میں صرف دینِ اسلام کی کتب و مقدسات کے تقدس پر زور نہیں دیا گیا بلکہ دیگر مذاہب کی کتب و مقدسات کی تکریم کرنے کی طرف ہدایت فرمائی گئی۔ اس سے بین المذاہب رواداری اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے جس سے ایک مذہب کے ماننے والے دوسرے مذہب کی مقدسات و شعائر کی بے حرمتی کے مرتکب نہیں ہوتے اور اس طرح ان کے درمیان تنازعات بھی پیدا نہیں ہوتے۔ بین المذاہب رواداری کو قائم رکھنے کے لئے ہی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان کے معبودوں کو برا کہنے کی ممانعت فرمائی تاکہ وہ بھی جواباً ایسا نہ کریں۔ الہامی مقدسات کی تکریم و تعظیم کو برقرار رکھنا سب پر لازم ہے کیونکہ اسی میں ہی امن برقرار رہے۔ اگر کوئی شریعت کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے، الہامی کتب، ذات باری تعالیٰ، انبیاء کرام، عبادت گاہوں، مقدس مقامات و شخصیات کے تقدس کو پامال

کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں سزا ہے۔

بین الاقوامی قانون میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم

بین الاقوامی قانون میں الہامی کتب و مقدسات کے متعلق بیان کیا گیا ہے اور اپنی عوام کو مذہبی آزادی فراہم کرنے کے بارے میں بھی مذکور ہے۔ بین الاقوامی سطح پر مسلم ممالک اور غیر مسلم کی تقسیم کر کے جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ممالک میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم و تعظیم کے قوانین پر عمل کیا جاتا ہے جیسا کہ ایران و پاکستان میں توہین کرنے والی اقلیتی مسیحی عوام کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی۔ اسلامی ممالک میں ان قوانین کا اطلاق بھی کیا جاتا اور سزائیں بھی دی جاتی ہیں جبکہ غیر مسلم ممالک مغربی نظریات سے مرعوب نظر آتے ہیں اور اپنے مفادات کی بناء پر مخصوص قوانین مرتب کیے ہوئے ہیں لیکن ان کا نفاذ نہیں کرتے۔ ان ممالک میں مذہبی آزادی کے حق کو بیان تو کیا جاتا ہے لیکن آزادی اظہار رائے کی آڑ میں اسلام دشمنی و نفرت کو پھیلایا جاتا اور آزادئ اظہارِ رائے کی آڑ میں اسلام دشمنی کو فروغ دیا جاتا ہے اور الہامی کتب و مقدسات کی حرمت کو پامال کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے بین الاقوامی قانون کے نقائص بیان کیے گئے ہیں۔

آزادی مذہب کا حق: بین الاقوامی قانون کے تناظر میں

بین الاقوامی قانون میں مذہبی آزادی کا تصور موجود ہے جس میں مذہب و عقیدہ کی آزادی کے ساتھ سوچ، ضمیر اور آزادی اظہار رائے کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر "Universal Declaration Of Human Rights" کے آرٹیکل "18" میں درج ہے۔[25] شہری اور سیاسی حقوق پر مبنی بین الاقوامی معاہدہ "International covenant on Civil and Political Rights" کے آرٹیکل "18"[26] میں مذہبی آزادی کی مزید وضاحت کی گئی۔ انسانی حقوق کے چارٹر سے واضح ہوتا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مذہبی آزادی کا حق حاصل تو ہے لیکن اس کو چند محدود مذاہب کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا جبکہ اسلام میں مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے جس مذہب کو چاہے اختیار کرے اس کے لئے کوئی قانونی حدود مقرر نہیں کی گئیں۔

مذہبی شعائر کا احترام

بین الاقوامی قانون میں مذہبی شعائر کے احترام کا قانون شامل کیا گیا مگر اس میں کسی ایک مذہب کے شعائر مقدسہ کی تکریم پر قانون موجود ہے۔ غیر مسلم ممالک میں اکثریت کا تعلق عیسائیت سے ہے تو ان ممالک کے قوانین میں صرف عیسائیت سے وابستہ شعائر کی تعظیم لازم ہے جبکہ مسلم ممالک کے قوانین شرعی ضوابط کے مطابق ہیں اس لئے ان ممالک میں تمام الہامی مذاہب اور خاص طور پر مذہب اسلام کے شعائر و مقدسات کی تکریم کے قانون موجود ہیں۔ بین الاقوامی قانون میں مذہبی شعائر کی بے حرمتی کی سزا میں کچھ سال قید اور جرمانہ کی سزائیں مقرر ہیں جبکہ شریعت میں سخت سزاؤں کا تعین کیا گیا تاکہ آئندہ مذہبی مقدسات کی حرمت کو پامال کرنے کا کوئی مرتکب نہ ہو۔

مذہبی احترام اور آزادی اظہار رائے

بین الاقوامی قانون میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے حوالے سے جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی احترام ہر ملک میں ضروری ہے لیکن اس کو صرف عقائد و عبادات کی حد تک محدود کر دیا گیا۔ جہاں عوام کو مذہبی آزادی دی جاتی ہے وہیں ساتھ ہی یہ بیان کر دیا جاتا ہے کہ ہر شخص کو اظہارِ رائے کا حق بھی حاصل ہے اور آزادئ اظہار رائے (Freedom of Expression) کے نام پر

لوگوں کو کسی بھی مذہب اور خاص طور پر اسلام کے بارے میں کچھ بھی کہنے کی آزادی ہوتی ہے۔ اس حق کا استعمال کرتے ہوئے وہ مذہبی مقدسات، الہامی کتب خاص طور پر قرآن حکیم، مقدس شخصیات جن میں نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ازواج مطہرات کی بے حرمتی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں گزشتہ چند سالوں میں بہت سے توہین آمیز واقعات سامنے آئے جس کا سبب صرف یہی تھا کہ ان لوگوں کو اظہارِ رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ بین الاقوامی قانون جس میں سرِفہرست غیر مسلم ممالک ہیں جو ایسے قانون بنانے اور اپنے ملک کے باشندوں کو الہامی کتب و مقدسات کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ آزادیٔ اظہارِ رائے اور مذہبی احترام کے درمیان ان کے لئے توازن کو برقرار رکھنا دشوار ہے کیونکہ مذہبی مدسات کی توہین کے لئے آزادی اظہارِ رائے کا حق ان کے پاس بطور جواز موجود ہے۔

مقدسات کی تعریف کا فقدان

بین الاقوامی قانون میں مقدسات(Sacraments) کی کوئی جامع اور واضح تعریف نہیں ملتی کیونکہ یہ قانون مقدسات اور اس کے تقدس کو بیان ہی نہیں کرتا۔ بین الاقوامی قانون میں صرف آزادی مذہب اور عقائد کے احترام کا تذکرہ موجود ہے لیکن اس کے لئے مقدسات کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ اگر کہیں اس کا تصور پایا بھی جاتا ہے تو وہ صرف ثقافتی ورثے کی بناء پر جس کو وہ اپنی ثقافت اور رسم ورواج کے اعتبار سے ترتیب دیتے ہیں۔ لہٰذا غیر مسلم ممالک میں جتنے بھی قوانین ہیں ان سب میں مذہبی آزادی کا حق تو موجود ہے لیکن مذاہب کی مقدسات کا فقدان بھی پایا جاتا ہے۔

تکریم الہامی کتب و مقدسات کے مخصوص قوانین

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم و تعظیم کے بارے میں بین الاقوامی قانون کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان ممالک میں جو قوانین موجود ہیں وہ اس ملک میں موجود باشندوں کی اکثریتی عوام سے متعلق ہیں جیسا کہ اکثر غیر مسلم ممالک میں یہودیت وعیسائیت کے پیروکار کثیر ہیں تو ان کے قانون میں صرف اسی مذہب اور اس کی مقدسات کی تکریم و تقدس کے حوالے سے شق موجود ہے۔ کسی ملک میں کسی مذہب، عقائد، عبادت گاہ اور مقدس شخصیات کی تکریم کی بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد صرف اس ملک کے باشندوں کے مذہب کو تحفظ فراہم کرنا ہوتا ہے پھر وہ کسی غیر سامی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا عیسائیت کو ماننے والا ہو۔ انہی مخصوص قوانین کی وجہ سے ہی الہامی کتب و مقدسات کی تکریم و تعظیم ممکن نہیں جبکہ اسلام میں ہر مذہب اور اس کی مقدسات کی تکریم کا واضح تصور موجود ہے۔

گستاخانہ خاکوں کی اشاعت: عالمی رویہ

بین الاقوامی سطح پر الہامی کتب و مقدسات کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور وہ اس سلسلے میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کرتے ہیں تا کہ ان کے تقدس کو پامال کیا جاسکے۔ مذہبی مقدسات خاص طور پر اسلام کی توہین کی جاتی ہے اور اسے حق آزادیٔ اظہارِ رائے میں شامل کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر روزبروز ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں کبھی مقدس ہستیوں کو (نعوذ باللہ) اداکار کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں جیسا کہ "تسلیمہ نسرین"[27] اور "سلمان رشدی"[28] اپنی کتب میں توہین مقدساتِ اسلام کے مرتکب ہیں۔ "سلمان رشدی" کی کتاب "شیطانی آیات(The Sanatic Verses)" میں نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

امریکی ریاست "ہیوسٹن" میں نبی اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی پر ایک فلم بنائی گئی جسے "Sex Life of Prophet"

"Muhammad" کا نام دیا گیا (معاذ اللہ)۔ اس کے خلاف سینما کے باہر مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرے کیے اور اس کی نمائش روکنے کا مطالبہ کیا گیا اور پھر اس دفتر کے باہر بھی احتجاج کیا گیا تاکہ اس کو سینما ہال کی زینت نہ بنایا جائے اور اس گستاخی پر معافی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔[29] 30 دسمبر 2005ء کو "ڈنمارک" میں گستاخانہ خاکے ان کے اخبار جیلانڈ پوسٹن میں شائع کیے گئے۔ اس میں نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کا ستعمال کیا گیا اور اس کی پشت پناہی ڈنمارک کے وزیر اعظم نے کی اور بیان دیا کہ آزادئ اظہارِ رائے ڈنمارک سوسائٹی کا حصہ ہے۔ اس لیے ڈنمارک کی حکومت اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی اور اگر مسلمان سمجھتے ہیں کہ اس سے ان کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں تو عالمی عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔[30]

2012ء میں "Innocence of Muslims" کے نام سے ایک فلم بنائی گئی جو کہ "اسرائیلی نژاد" نے تیار کی۔ یہ شخص اسلام کا بدترین دشمن اور اس نے نبی کریم ﷺ، امہات المومنین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں الزام تراشی اور افتراء پردازی کر کے توہین کی جس کو دیکھنا کوئی مسلمان گوارہ نہیں کر سکتا۔ "سان فرانسسکو" کی عدالت نے اس کی اجازت اس لیے دی کہ اس کو روکنا حق آزادئ اظہارِ رائے کی مخالفت کرنا ہے جس کی ضمانت امریکی آئین دیتا ہے۔[31] 2012ء میں فرانس کے میگزین "چارلی ہیبڈو" نے توہین آمیز کارٹون شائع کیے جس سے عالم اسلام میں غم و غصہ کی لہر شدید ہو گئی اور کئی اسلامی ممالک میں احتجاجی مظاہرے بھی کیے۔ فروری 2006ء میں اسی میگزین نے ڈنمارک کے اخبار میں شائع ہونے والے کارٹون کی بھی اشاعت کی۔[32] 2018ء میں ایک "ڈچ" سیاست دان "گیرٹ وائلڈر" جو اپنے اسلام مخالف مؤقف کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے اس نے کارٹون بنانے کے مقابلے کا انعقاد کرنے کا اعلان کیا جس پر مسلمانوں نے بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے کیے اور اس بناء پر اس نے اپنا فیصلہ واپس لیا۔[33]

اہلِ یورپ کا گستاخانہ رویہ

گذشتہ سالوں میں اہلِ یورپ کی طرف سے جو رویہ اختیار کیا گیا وہ کسی صورت قابلِ قبول نہیں کیونکہ ان لوگوں نے اسلام اور شعائر کی حرمت کو پامال کرنے میں کوئی کسر روا نہیں رکھی۔ اسلام کی مقدس کتاب "قرآن کریم" کی بے حرمتی کی گئی جن میں ناروے، ڈنمارک، بھارت اور سویڈن جیسے ممالک شامل ہیں جن میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے حوالے سے قوانین موجود تو ہیں لیکن ایسے واقعات آئے روز رونما ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ اگر مسلم ممالک کا جائزہ لیں تو ان میں بھی اقلیتی اقوام جیسا کہ یہودی اور عیسائی بھی اسلام اور اس کی مقدسات کی توہین میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اہلِ یورپ کی منظم سازش کے تحت نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کو نشانہ بناتے ہیں، ان کے خلاف تقریر و تحریر کرتے، گستاخانہ خاکے بناتے ہیں اور پھر آزادی اظہارِ رائے کو اپنے ان مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بیسویں صدی سے اب تک مسلمانوں کے جذبات کو بُری طرح مجروح کیا جا رہا ہے جیسا کہ "بابری مسجد کی شہادت اور اس پر بھارتی سپریم کورٹ نے اسے جائز قرار دیتے ہوئے مندر کی تعمیر کو جواز فراہم کیا۔[34]

ناروے میں توہینِ قرآن کرنے والا شخص "سیان" نامی تنظیم کے لیڈر "لارش تھورسن" نے قرآن کو نذرِ آتش کیا اور اسے کوڑے دان میں پھینک دیا جس پر اب تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ اس پر پوری دنیا کے مسلمانوں نے احتجاج کیا جس پر حکومت نے اس کے مرتکبین کے خلاف قانونی کارروائی کا بیان دیا۔[35]

سویڈن میں 28 جون 2023ء میں "سلوان مومیکا" نامی شخص قرآن کے اوراق کو نذرِ آتش کر کے بے حرمتی کا مرتکب ہوا۔ اس شخص کا تعلق "عراق" سے تھا۔ اس پر ترکی اور دیگر اسلامی ممالک نے مذمت کی کیونکہ یہ اس ملک میں دوسری بار کیا گیا۔ اس سے قبل 28 اگست 2020ء کو شہر "مالمو" میں قرآن کی بے حرمتی کی غرض سے اس کو نذرِ آتش کیا گیا۔[36] اس طرح کے بہت سے واقعات

ہیں جو ہر روز رونما ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف اسلام اور اس کے مقدسات کی توہین کرنا اور ان کے تقدس کو پامال کرنا ہے تاکہ مذہبی عصبیت و تعصب کو فروغ دیا جائے اور اس سے انہیں تسکین حاصل ہو۔

مسلمانوں کے دینی مقدسات کی تکریم کی ناگزیریت

عصرِ حاضر میں مسلمانوں کی دینی مقدسات کی تکریم ایک ناگزیر امر ہے کیونکہ بین الاقوامی قوانین میں صرف مذہب عیسائیت اور یہودیت اور اس کے شعائر کے تحفظ پر زور دیا جاتا ہے۔ مغرب میں مسلمانوں کو جو مذہبی آزادی حاصل ہے اس کی بھی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اسے آزادی اظہارِ رائے کے ضمن میں شمار کرتے ہوئے مسلمانوں کی مقدسات کی توہین کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں کبھی گستاخانہ خاکے شائع ہوتے ہیں، شانِ رسالت کی گستاخی کرتے ہوئے فلمیں بنائی جاتی ہیں، کسی فرقے یا گروہ کی دینی مقدسات کو نشانہ بناتے ہوئے توہین کی جاتی ہے، مذہبی تعصب کے بل بوتے پر معاشرے میں شر انگیزی کو پھیلایا جاتا ہے، قرآن کریم کی بے حرمتی کی جاتی ہے ، مسلمانوں کی عبادت گاہ کو شہید کیا جاتا ہے نیز یہ سب قوانین کی کھلے عام خلاف ورزی ہے جس پر اقوام متحدہ اور بین الاقوامی ممالک خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ جبکہ مسلم ممالک میں جو قوانین مذکور ہیں ان کے مطابق عوام کو آزادئ رائے کا حق دیا گیا لیکن ساتھ ہی یہ بھی بیان کر دیا گیا کہ اس کا استعمال کرتے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام اور شرعی امور کی بے حرمتی کرنا قانونی جرم ہے اور جو ایسا کرے گا تو اس کے لئے وہ سزا کے پابند ہیں۔

مسلمانوں کی دل آزاری

بین الاقوامی سطح پر الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کو پامال کرنے کے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کا مقصد دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی دل آزاری کرنا ہے اور اسی بے حرمتی کو آزادئ اظہارِ رائے کا نام دے دیتے ہیں۔ غیر مسلم ممالک ہی نہیں بلکہ مسلم ممالک میں بھی اسلام اور اس کی مقدسات کی توہین کی جاتی ہے اور ایسا کرنے والے صرف غیر سامی مذاہب ہی نہیں بلکہ سامی مذاہب جیسا کہ یہودی اور عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل ہیں۔ جن کا مقصد اسلام اور اس کے شعائر کے تقدس کو پامال کر کے نفرت کی فضا پیدا کرنا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر آزادی اظہارِ رائے کی حدود متعین کی جائیں اور مذہبی منافرت پھیلانے والے عوامل پر قدغن لگائی جائے تاکہ کسی کی مذہبی دل آزاری نہ ہو سکے۔

عالمگیر سطح پر محدودیت

بین الاقوامی قانون میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے قوانین موجود ہیں لیکن انہیں محدود کر دیا گیا کہ ان کی عوام کو مذہبی آزادی صرف اس ملک کی اکثریتی مذہب کے حوالے سے حاصل ہو۔ اکثر غیر مسلم ممالک میں تمام الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے مطلق کوئی باضابطہ قانون موجود نہیں۔ جو قوانین موجود ہیں ان میں اکثر عیسائیت، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی عبادت گاہ چرچ کی تکریم پر قانون میں شق موجود اور انہی کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ خلاف ورزی پر قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ جب انہی ممالک میں مسلمانوں کی مقدسات کی توہین ہوتی ہے یا ان کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے اور نفرت انگیز مواد کی اشاعت کی جاتی ہے تو ان کا قانون خاموش نظر آتا ہے۔ صرف مسلم ممالک میں قرآن و حدیث کے مطابق باضابطہ قوانین موجود ہیں اور ان کو ملک میں لاگو بھی کیا جاتا ہے۔ الہامی کتب و مقدسات خاص طور پر اسلام کی تکریم و تعظیم نہ ہونے کا سبب ہی یہی ہے کہ اقوامِ عالم میں موجود قوانین محدود ہیں جس کی بناء پر انہیں کوئی تحفظ نہیں ملتا اور وہاں کے باشندے آزادئ اظہارِ رائے کے نام پر بے حرمتی کرتے چلے جاتے ہیں۔

مذہبی اور سیاسی مفادات کا تصادم

مذہبی اور سیاسی مفادات کے تصادم کا سبب ہی اسلام سے متعلق شر انگیزی پھیلانا اور اس سے متنفر کرنا ہے جسے "اسلاموفوبیا"[37] بھی کہا جاتا ہے۔ مذہبی مقدسات کے قوانین کو سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرتے ہوئے معاصر دنیا میں الہامی مذاہب اور شعائر و مقدسات کی توہین کی جاتی ہے۔ چنانچہ جن ممالک میں الہامی کتب و مقدسات خصوصاً اسلام، قرآن، نبی اکرم ﷺ، ازواج مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے حرمتی کی جاتی ہے وہاں صرف سیاسی مفاد پوشیدہ ہے۔ جب بھی ان ممالک میں توہین آمیز واقعات رونما ہوئے تو قوانین کے مطابق بہت کم افراد کو سزا دی گئی اور یورپی یونین و اقوام متحدہ اس معاملے پر خاموش نظر آتے ہیں۔

عملدرآمد کا فقدان

بین الاقوامی قانون میں الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے متعلق جو قانون موجود ہیں ان کا اطلاق مؤثر انداز میں نہیں کیا جاتا جس کے سبب مذہبی مقدسات و کتب کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ بین الاقوامی قانون مغربی نظریات پر مبنی ہیں اور ان میں مذہبی حساسیت کی کمی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان پر عملدرآمد کا فقدان پایا جاتا ہے۔ الہامی مقدسات اور مذہبی آزادی کے قوانین "عالمی اعلامیہ برائے حقوق انسانی(Universal Declaration of Human Rights1948)، بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری و سیاسی حقوق (International Covenant on Civil and Political Rights-ICCPR 1996)، یونیسکو کنونشن برائے ثقافتی ورثہ (UNESCO Convention for the Protection of Cultural Heritage) اور اقوام متحدہ چارٹر برائے انسانی حقوق" میں موجود ہیں لیکن اس پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔

عالمگیر سطح پر الہامی کتب و مقدسات کی توہین اور بے حرمتی کے واقعات پر مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود اقوام متحدہ اور بین اقوامی قانون کا نافذ نہ ہونا اس پر عملدرآمد کے فقدان کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا سبب صرف سیاسی مفادات، قانونی اطلاق کی کمزوری، ذمہ داریوں کے تعین کا فقدان، ثقافتی ورثہ کا اختلاف، مذہبی منافرت و تنوع اور بین الاقوامی اداروں کی ذمہ داری کا فقدان ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم و تعظیم کو برقرار رکھنے کے لئے بین الاقوامی قانون کے نفاذ کے لئے مؤثر اقدامات کیے جائیں تاکہ کسی کو بھی آزادی رائے کی بنیاد پر توہین و بے حرمتی کرنے کا اختیار حاصل نہ ہو۔

بین الاقوامی سطح پر الہامی کتب و مقدسات کی اہانت: انسداد کے لیے عملی اقدامات

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کی وضاحت ہر مذہب میں موجود ہے خواہ اس کا تعلق سامی مذاہب سے ہو یا غیر سامی مذاہب سے۔ سب میں ان کی مقدسات کی تقدیس پر زور دیا جاتا ہے اور بین الاقوامی قانون مسلم و غیر مسلم ممالک میں الہامی کتب و مقدسات کی تعظیم و احترام کو بیان کرتا ہے اور دینی مقدسات کی حرمت کو پامال کرنے کی ممانعت کرتے ہیں۔ معاصر دنیا میں گذشتہ کچھ سالوں میں ایسے واقعات رونما ہوئے جس میں اہانت مذہب و مقدسات کی گئی اور عالمگیر سطح پر مسلمانوں کے احتجاج پر کوئی قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ بین الاقوامی سطح پر الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے سلسلے میں چند عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عالمگیر دنیا میں ہونے والی مذہبی اہانت کو روکا جائے۔

1: مذہبی آزادی کا تحفظ

بین الاقوامی ممالک میں موجود اقوام کو مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے اور ہر ملک ہی اپنے قوانین میں اس کی وضاحت کرتا ہے

لیکن آزادیٔ اظہارِ رائے کو مذہبی آزادی پر برتری دیتے ہوئے اس حق کو تلف کر لیا جاتا ہے۔ مذہبی آزادی کے لئے انسان کسی قانون کا محتاج نہیں ہے بلکہ اسے یہ حق اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر عطاء کیا ہے۔ اسلام میں مذہبی آزادی کا جو قانون مسلمانوں کے لیے ہے ویسے ہی غیر مسلم اقوام کو بھی مذہب میں مکمل آزادی دی گئی۔ بین الاقوامی قانون مذہب و عقیدہ کی آزادی کو بیان کرتا ہے مگر اس میں آزادیٔ رائے کے سلسلے میں اس کا تحفظ ممکن نہیں۔ لہٰذا بین الاقوامی سطح پر مذہبی آزادی کا تحفظ ضروری ہے تاکہ شریعت نے جو تحفظ و آزادی انہیں دی ہے اس کا حصول ممکن ہو سکے۔

2: تکریم الہامی کتب و مقدسات کے محدود قوانین کی ممانعت

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے متعلق بین الاقوامی سطح پر بنائے جانے والے قوانین اکثر غیر مسلم ممالک میں مخصوص کیے گئے ہیں اور ان میں موجود مذاہب کے تقدس پر قانون موجود ہیں اور زیادہ ممالک میں عیسائیت اور اس کی مقدسات و عبادت گاہ کی تکریم کا قانون بیان کیا گیا ہے۔ جن ممالک میں یہودیت کی اکثریتی عوام ہے وہاں ان کے مذہب کے احترام کے قوانین مذکور ہیں جبکہ اسلام اور اس کی مقدسات کی تکریم کا قانون صرف مسلم ممالک میں موجود ہے۔ ان محدود قوانین کی وجہ سے ان اقوام میں دوسروں کے مذاہب و شعائر کی تعظیم کا کوئی تصور موجود نہیں ہے جبکہ اسلامی تعلیمات اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ نہ صرف اپنے مذہب و مقدسات کی تکریم کی جائے بلکہ اقلیتی اقوام کے مذاہب و مقدسات کا بھی احترام کیا جائے۔ عصرِ حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے متعلق قوانین کی محدودیت کو ختم کیا جائے اور اسلامی قانون کے مطابق سخت سزائیں مقرر کی جائیں تاکہ بین الاقوامی سطح پر الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کو روکا جاسکے۔

3: قانونی عمل درآمد

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے قوانین پر عمل درآمد بہت ضروری ہے کیونکہ جن ممالک میں مقدسات کے تقدس کے قوانین ہیں ان میں سے غیر مسلم ممالک میں قانونی نفاذ نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے الہامی کتب و مقدسات کی اہانت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں کبھی مذاہب، مقدس شخصیات، مقدس کتب کی حرمت کو پامال کیا جاتا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات میں کسی صورت قابلِ قبول نہیں ہے۔ جو کوئی بھی مذہب اور اس کی مقدسات کی اہانت کرتا ہے اسے سخت سزا دی جاتی ہے اور مسلم ممالک میں یہی قانون نافذ ہے جیسا کہ پاکستان میں موجود اقلیتی عوام نے قرآن کریم کی بے حرمتی کی اور ایران جیسے اسلامی ملک میں بھی حرمت کو پامال کرنے پر سخت سزا سنائی گئی جو کہ غیر مسلم ممالک میں قانون کا نفاذ اس طرح نہیں کیا جاتا جس کے سبب اہانتِ مذہب، توہینِ رسالت کے واقعات سامنے آتے ہیں۔ لہٰذا بین الاقوامی سطح پر قانونی عمل درآمد کی ضرورت ہے اور خاص طور پر غیر مسلم ممالک میں قانون کا نفاذ ہونا ضروری ہے تاکہ الہامی کتب و مقدسات کے تقدس و تکریم کو برقرار رکھا جائے۔ غیر مسلم ممالک کی حکومتیں ایسے قوانین متعارف کروائیں جو مذہبی کتب و مقدسات کی بے حرمتی کو قابلِ سزا جرم قرار دیں اور اس قانون پر عمل درآمد کو ممکن بنائے۔

4: عالمگیر سطح پر قانونی اطلاق

عالمگیر سطح پر الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے قانون کا اطلاق ہونا ضروری ہے۔ مختلف ممالک میں کی جانے والی بے حرمتی جیسے کہ خاکوں کی اشاعت، قرآن کا نذرِ آتش کرنا، نفرت انگیزی کی روک تھام کے لیے اس کا نفاذ لازم ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ذریعے جامع قانون تیار کیا جائے جو تمام الہامی مذاہب خصوصاً اسلام اور اس کے شعائر و مقدسات کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لیے ہو۔ اکثر ممالک

میں موجود قانون صرف ایک مذہب اور اس کی مقدسات کی تکریم کا ضامن نہ ہو بلکہ تمام الہامی مذاہب کے شعائر کے تقدس کی ضمانت دیتا ہو۔ بین الاقوامی سطح پر ہر ملک کی حکومت کو چاہیے کہ اہانتِ مذہب و مقدسات کے قوانین کا مؤثر انداز میں اطلاق کو ممکن بنائیں تا کہ الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کو روکا جاسکے۔

5: الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کی ممانعت

بین الاقوامی سطح پر اہانتِ مذہب و مقدسات کے واقعات نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا۔ حالیہ ادوار میں آزادیٔ اظہارِ رائے کے نام پر ان کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے جو کہ بالکل نامناسب امر ہے۔ جن ممالک میں آزادیٔ رائے کو مذہبی آزادی پر برتری دی جاتی ہے ان کو چاہیے کہ اس کو محدود کریں اور عالمی سطح پر یہ احساس دلایا جائے کہ الہامی مذاہب کے پیروکار اپنی الہامی کتب، انبیاء کرام علیہم السلام سے کس قدر محبت و عقیدت رکھتے ہیں کہ ان کے لئے اپنی جانوں کی پرواہ تک نہیں کرتے۔ عالمگیر حکومتوں کو چاہیے کہ آزادی مذہب کے حق کو تحفظ فراہم کریں اور مقدسات و شعائر کے احترام پر اپنی اقوام کو زور دیں۔ اس سے مذہبی تنازعات و اختلافات کو ختم کرنے کی طرف راہنمائی حاصل ہوگی اور الہامی کتب و مقدسات کی تعظیم و تکریم بھی ممکن ہوگی۔

6: مذہبی منافرت کی روک تھام

عالمگیر سطح پر بے حرمتی و اہانت کا اہم سبب مذہبی منافرت ہے۔ ہر مذہب کے پیروکار دنیا بھر میں مقیم اور اپنے مذہب کے تقدس کو ہی سرِ فہرست رکھتے ہیں۔ اسی احترام کو قائم رکھنے کے لئے دوسرے مذاہب کی تحقیر و توہین بھی کی جائے تو کوئی برائی نہیں ہے۔ صرف اسلام ہی نہیں بلکہ دیگر الہامی مذاہب یہودیت وعیسائیت بھی الہامی کتب و مقدسات کے احترام کی تلقین کرتے ہیں لیکن معاصر دنیا میں مسیحی پیروکار کبھی قرآن کے حرمت کو پامال کرتے ہوئے اس کو نذرِ آتش کرتے ہیں تو کبھی نبی کریم ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے ہوئے بے حرمتی کے مرتکب ہوتے ہیں جبکہ دوسرے مذاہب سے وابستہ افراد تو کم ہی توہین کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان سب کی وجہ مذہبی منافرت ہے جس کو بڑھانے میں مغربی دنیا نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مغربی نظریات کو روکنے کے لئے اقوامِ متحدہ اور یورپی یونین خاص اقدامات کریں تا کہ مذہبی منافرت کی روک تھام کی جاسکے اور انسانی مذہبی حق کی خلاف ورزی نہ ہو۔

7: آزادیٔ اظہارِ رائے کی حدود کی تعین

آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ اظہارِ رائے ہر انسان کا بنیادی حق ہے جس کا اوّلین علمبردار اسلام ہے لیکن آزادیٔ رائے کی آڑ میں اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، شعائر و مقدسات یا کسی بھی مذہب کی توہین شریعت کے مطابق جائز نہیں ہے۔ الہامی کتب و مقدسات کی توہین کرنے کے لئے آزادیٔ اظہارِ رائے کا حق استعمال کرتے ہیں جس کی ضمانت مغربی قانون دیتا ہے۔ اس اہانت کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ آزادیٔ اظہارِ رائے کے حق کو محدود کر دیا جائے اور ساتھ ہی اس کی حدود کا تعین بھی کیا جائے تا کہ کسی بھی مذہب کے لئے نازیبا الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے بے حرمتی نہ کی جائے، گستاخانہ خاکے نہ بنائے جائیں اور شر انگیزی کو نہ پھیلایا جائے۔ بین الاقوامی قانون میں موجود آزادیٔ اظہارِ رائے کی شق میں حدود متعین کی جائیں اور اس کا اطلاق عالمی سطح پر کیا جائے۔

8: ذرائع ابلاغ کے ذریعے نفرت انگیز مواد کی روک تھام

عصرِ حاضر میں ذرائع ابلاغ آزادیٔ اظہارِ رائے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کا ناجائز استعمال نہ کیا جائے جیسا کہ مغربی ممالک میں یہ آزادی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اس سے مذہب اور اس کی مقدسات محفوظ نہ رہ

سکیں۔ اس کے ذریعے حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی، حضرت یوسف اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام جیسی مقدس ہستیوں کے فلمی کردار پیش کرنا، گستاخانہ خاکوں کی اشاعت، کارٹون کی تشہیر کرتے ہوئے نفرت پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے نفرت انگیز مواد کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ اہانت آمیز مواد کی اشاعت کرنے والے سوشل میڈیا فارمز کے خلاف فوراً کارروائی کی جائے۔ سوشل میڈیا کو اخلاقی اصولوں کا پابند کیا جائے تاکہ وہ ایسے مواد کی تشہیر نہ کریں جو کسی مذہب یا عقیدے کی توہین کا باعث بنتا ہو اور ایسے مواد کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی جائے جو مقدسات کی اہانت کو فروغ دیتا ہو۔ ذرائع ابلاغ پر نفرت انگیز مواد کی روک تھام کے لیے مؤثر مانیٹرنگ سسٹم نافذ کیا جائے جو کہ بین الاقوامی سطح پر ممالک کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

9: سیاسی مفادات کی بناء پر اہانت کتب و مقدسات کی روک تھام

الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کا سبب سیاسی مفادات ہیں جس کی بناء پر مذاہب کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور خاص طور پر اسلام اور اس کے پیروکاروں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ دنیا میں اسلامی مقدسات کی بے حرمتی، قرآن کا نذرِ آتش کیا جانا، نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے تقدس کی پامالی کے پیچھے سیاسی مفادات پوشیدہ ہیں اور یہ سب سازش مغربی اقوام کی ہے تاکہ لوگوں کو اسلام سے متنفر کیا جائے۔ عالمگیر سطح پر سیاسی مفادات کی بناء پر الہامی کتب و مقدسات کی توہین کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی ادارے اس سلسلے میں مؤثر و مثبت کردار ادا کریں اور ممالک میں ایسے قوانین تشکیل دیئے جائیں کہ کسی بھی سیاسی مفاد کے لئے کسی الہامی مذہب اور اس کے شعائر کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کرے اور اگر کوئی اس کا مرتکب ہو تو اسے قید یا بھاری جرمانہ کی سزا دی جائے۔

10: مذہبی ورثہ کا تحفظ

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم سے مذہبی ورثہ محفوظ کیا جا سکتا ہے جس سے صرف مسلمانوں کے مذہبی ورثہ کا تحفظ ممکن ہو گا بلکہ تمام الہامی مذاہب کے مذہبی ورثہ کو تحفظ حاصل ہو گا۔ ہر مذہب اور اس کی مقدسات و شعائر کو بیان کیا جائے اور اس کے حوالے سے انبیاء کرام علیہم السلام، اصحاب نبی ﷺ، خلفائے اربعہ کے طرزِ عمل کو لوگوں کے سامنے واضح کیا جائے۔ اس کے بعد مذہبی مقدسات کی تکریم و تعظیم کے قوانین کو شرعی نقطہ نظر سے بیان کیا جائے تاکہ معاصر دنیا کی اقوام اس سے آگاہی حاصل کریں اور اپنے مذاہب کے ورثے کے تحفظ کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

11: بین الاقوامی تنظیموں کا مؤثر کردار

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی ادارے اور تنظیمیں مؤثر کردار ادا کریں اور آزادی اظہارِ رائے کو محدود کریں اور اہانت کرنے والے ممالک کی مذمت کریں اور اس کے مرتکب افراد کو سخت سزائیں دیں تاکہ کسی کی بھی جرات نہ ہو۔ اقوام عالم کے اداروں کو ایک عالمی معاہدہ مرتب کرنا چاہیے جس میں مذہب و مقدسات کی توہین کرنے والوں کے خلاف سزا درج کی جائے تاکہ تمام ممالک میں اس کا نفاذ ہو "او-آئی-سی (OIC)" جیسی تنظیمیں عالمی سطح پر مذہبی آزادی اور مقدسات کے احترام کے حوالے سے اپنا کردار ادا کریں تاکہ بین الاقوامی ممالک کے تعاون سے ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے جو مذہبی تناؤ کو جنم دیتے ہیں۔

12: بین المذاہب ہم آہنگی کا فروغ

بین المذاہب ہم آہنگی کے ذریعے ہی الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کو روکا جا سکتا ہے تاکہ دنیا کا امن برقرار رہے۔ اس کے

لئے ہر ملک کو چاہیئے کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان تفرقہ اور نفرت پھیلانے کی راہ کو بند کریں اور ان کی مشترکات کو جمع کر کے ان کے مابین ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے تاکہ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم ممکن ہو سکے۔ عالمی فارمز پر مختلف مذاہب اور اس کی مقدسات کی تکریم کے پہلو کو واضح کیا جائے تاکہ مذہبی شعائر کے احترام و تعظیم کے حوالے سے مشترک ضابطہ اخلاق وضع کیا جائے۔

حاصل بحث

الہامی کتب و مقدسات کی تکریم، شرعی و بین الاقوامی قانون کا تقابلی مطالعہ سے واضح ہوا کہ شرعی قوانین آزادی مذہب کے ضامن ہیں اور اللہ کے فرمان "دین میں کوئی زبردستی نہیں" پر عمل پیرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ حق ازل سے عطاء کیا اور اس کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو نصیحت فرمائی کہ آپ کا کام حق کو پہنچا دینا ہے باقی ان کے اختیار پر ہے جس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیں۔ شریعت میں الہامی کتب و مقدسات کی بے حرمتی کی ذرا برابر بھی اجازت نہیں ہے جبکہ مغربی اقوام کے لئے توہین مذہب و مقدسات بہت عام ہے۔ یہ ممالک آزادئ اظہارِ رائے کے نام پر مذہب اسلام کی مقدسات کی توہین کرتے ہیں اور ان کی حکومتیں آزادی مذہب و عقیدہ کے حق کو تلف کر دیتی ہیں۔

الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کا سبب مغربی نظریات، آزادئ رائے کا بے جا استعمال، سیاسی مفادات ہیں جس کی بناء پر گستاخانہ خاکے، کارٹون کی اشاعت، نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس کی بے حرمتی، الہامی کتاب قرآن حکیم کو نذرِ آتش کرنا جیسے معاملات سامنے آتے ہیں۔ اس سلسلے میں مغربی ویورپی ممالک خاموش نظر آتے ہیں کیونکہ ان میں موجود قانون پر عمل درآمد کا فقدان ہے۔ اسلام آزادئ اظہارِ رائے کے حق کو کھلا نہیں چھوڑتا بلکہ اس کی حدود و قیود کے ساتھ اس کو مشروط کیا گیا ہے۔ اسلام الہامی کتب و مقدسات کی تکریم پر زور دیتا ہے اور کسی بھی مذہب کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔ جو کوئی الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کا مرتکب ہوتا ہے اس کے لئے سخت سزائیں نافذ کی گئی ہیں جس کا ذکر قرآن وحدیث میں مذکور ہے۔

الہامی کتب و مقدسات کی اہانت کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ بین الاقوامی ادارے اور تنظیمیں اپنا مؤثر و مثبت کردار ادا کریں۔ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیں اور ہر مذہب کی الہامی کتب اور مقدسات سے اپنی اقوام کو تعلیم دیں تاکہ وہ اس سے واقفیت حاصل کریں اور اپنے ممالک میں کسی ایک مذہب کے تقدس کے قوانین مرتب نہ کریں بلکہ تمام مذاہب کے احترام سے متعلق قوانین تشکیل دیئے جائیں۔ آزادئ اظہارِ رائے کے حق کو محدود کریں اور سیاسی مفادات و مغربی نظریات کی روکیں تاکہ الہامی کتب و مقدسات کی تکریم و تعظیم کو برقرار رکھا جاسکے جیسا کہ شریعتِ اسلامیہ میں ان کے تقدس واحترام کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 مقدسات سے مراد وہ تمام اشیاء لی جاتی ہیں جن کو کسی بھی مذہب میں احترام اور تقدیس کا رتبہ حاصل ہو، خواہ ان کا تعلق افراد سے ہو، مذہبی عبادات، رسومات، رواج، مذہبی کتب، مقدس مقامات یا مقدس عبادت گاہوں میں انجام دی جانے والی عبادات سے ہو۔

2 سورۃ الکھف 29:18۔

3 سورۃ البقرہ 256:02۔

4 سورۃ الانعام 108:06۔

5 سورۃ الحج 32:22۔

6 **کتاب مقدس** (بائبل)، اردو ترجمہ، کتاب استثناء، (لاہور: جیو لنکس ریسورس کنسلٹینٹس، مکتبہ جدید)، 4/2۔

7 **کتاب مقدس** (بائبل)، انجیل متی، 5:18۔

8 سورۃ البقرہ 285:02۔

9 سورۃ الانعام 91:06۔

10 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **السنن**، (ریاض: دارالسلام، 1421ھ)، کتاب الحدود، باب فی رجم الیھودیین، رقم الحدیث: 4449۔

11 ملا علی القاری، ابن سلطان محمد، **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح**، مترجم: محمد ندیم، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، سن ندارد)، 4/1479۔

12 مسلم، ابن حجاج ابو الحسین القشیری، **صحیح مسلم**، (ریاض: دارالسلام 1421ھ)، کتاب الامارۃ، باب السفر بالمصاحف الی الارض العدو، رقم الحدیث: 4840۔

13 سورۃ البقرہ 34:02۔

14 سورۃ النساء 125:04۔

15 سورۃ اللھب 1:111

16 ابنِ تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، **الصارم المسلول علی شاتم الرسول**، (سعودی عرب: الحرس الوطنی السعودی، 1397ھ)، 1/201۔

17 سورۃ الحج 40:22۔

18 عبد الرزاق، ابن الہمام الصنعانی، **المصنف**، (قاہرۃ: دار التاصیل مرکز البحوث وتقنیۃ المعلومات، 1999ء)، رقم الحدیث: 9430۔

19 ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع، **الطبقات الکبری**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2005ء)، 1/358۔

20 سورۃ التوبہ 66:09۔

21 ایضاً 61:09۔

22 البخاری، محمد بن اسمٰعیل، **الجامع الصحیح**، (ریاض: دارالسلام، 1421ھ)، کتاب المغازی، باب رھن السلاح، رقم الحدیث: 2510۔

23 سورۃ الانفال 13:08۔

24 ثریا بتول علوی، پروفیسر، **اسلام اور توہین رسالت**، (کوئٹہ: تنظیم پبلشرز، 2011ء)، ص 65۔

25 https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights, Retrived on 25 February, 2025.

26 https://www.ohchr.org/sites/default/files/ccpr.pdf , Retrived on 25 February, 2025.

27 پیدائش 25 اگست 1962، عمر 56 سال، ایک بنگلہ دیشی مصنف اور سابق ڈاکٹر جو 1994ء کے بعد سے جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

28 ایک بھارتی برطانوی ناول نگار اور مضمون نگار ہے۔ اس کا چوتھا ناول، شیطانی آیات (The Satanic Verses) ایک بڑے تنازع کا مرکز تھا، جس نے کئی ممالک میں مسلمانوں کو احتجاج پر اکسایا۔ 14 فروری 1989ء کو آیت اللہ خمینی کی طرف سے جاری ایک فتویٰ میں سلمان رشدی موجب قتل قرار دیا گیا، جو آج تک جاری ہے۔

29 محمد متین خالد، **ناموس رسالت کے خلاف امریکی سازشیں**، (لاہور: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت، سن ندارد)، ص 276۔

30 محمد تصدیق حسین، **توہین رسالت کا علمی و تاریخی جائزہ**، (لاہور: تحریک مطالعہ قرآن، سن ندارد)، ص 212۔

31 https://www.alukah.net/sharia/0/44498/#ixzz6WO5u3vQv, Retrived on 25 February, 2025.

32 https://en.wikipedia.org/wiki/Charlie_Hebdo#2006_publication , Retrived on 26 February, 2025.

33 https://www.reuters.com/article/world/dutch-anti-islam-party-to-hold-prophet-mohammad-cartoon-competition-idUSKBN1J825U, Retrived on 03 March, 2025.

34 https://www.etvbharat.com/urdu/national/bharat/31st-anniversary-of-babri-masjid-demolition/na20231206060104734734674 , Retrived on 20 February, 2025.

35 https://www.bbc.com/urdu/world-50531899 , Retrived on 20 February, 2025.

36 https://www.bbc.com/urdu/articles/cy0kd1p9pd1o , Retrived on 25 Januaru, 2025.

37 اسلاموفوبیا (اسلام ہراسی) لفظ "اسلام" اور یونانی لفظ "فوبیا" (یعنی ڈر جانا) کا مجموعہ ہے۔ اسلاموفوبیا یعنی اسلام سے دشمنی جس کی انگریزی (Islamophobia) ہے یا اسلام کا خوف۔ یہ نسبتاً ایک جدید لفظ ہے جو اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔